بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم باعمل بنئے!

ترجمہ وتلخیص: ذم من لایعمل بعلمه

تالیف: حافظ ابن عساکر دمشقی (متوفی: ۵۷۱ھ)

مترجم:

مدثر جمال تونسوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ چھٹی صدی ہجری کے ایک نامور محدث، مورخ، فقیہ اور داعیٔ جہاد ہیں۔ آپ کا اصل نام: علی، کنیت ابو القاسم، والد کا نام: حسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین اور شہرت: ابن عساکر کے نام سے ہے۔ آپ ملک شام کے معروف شہر دمشق میں پیدا ہوئے، سنہ ولادت ۴۹۹ھ ہے، آپ کا گھرانہ علم وعمل کا گھرانہ تھا، آپ کے والد اور بھائی خود اونچے درجے کے علماء میں سے تھے، والدہ ماجدہ نیک سیرت خاتون تھیں، علمی گھرانے کی نسبت کا اثر تھا کہ بچپن سے ہی حصول علم میں مشغول ہوئے، خود فرماتے ہیں کہ میں نے تیرہ سو سے مَردوں اور اسّی سے زائد خواتین محدثات سے علم حدیث حاصل کیا۔ عظیم مجاہد نورالدین زنگی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دمشق میں جو عظیم الشان ''دارالحدیث'' تعمیر کرایا تھا، آپ اپنے وقت میں اس کے مہتمم بنادیئے گئے تھے۔ ''تاریخ دمشق'' نامی کتاب جو اسّی جلدوں میں چھپی ہے، آپ کی مشہور ترین اور مفید ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اہل علم کے مطابق: نام سے تو یہ تاریخ کی کتاب لگ رہی ہے لیکن اس میں حدیث، تراجم رجال، لغت وادب کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہے۔ سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کے بہت اچھے تعلقات تھے، اور انہی تعلقات کی بدولت جانبین میں مضبوط علمی اور جہادی تعلق قائم ہو گیا تھا، اور شاید یہی باہمی علمی وجہادی تعلق تھا کہ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے: ''الاجتہاد فی الحث علی الجہاد''، ''فضائل بیت المقدس'' اور ''فضائل عسقلان'' نامی کتابیں تحریر ہوئیں جن میں ایک طرف جہاد کی بھرپور ترغیب ہے اور دوسری طرف بیت المقدس کو صلیبیوں کے قبضے سے چھڑانے کے لیے مسلمانوں کو اس کے فضائل یاد دلا کر حضرت نورالدین زنگی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صلیبیوں کے مقابلے میں مسلمانوں کو جہاد کے لئے کھڑا کیا۔ علاوہ ازیں اونچے درجے کے عبادت گزار، شب زندہ دار اور قرآن کریم کے عاشق تھے، رمضان المبارک میں روزانہ ایک قرآن ختم فرماتے۔

الغرض علم وعمل کا یہ پیکر علمی خدمات کا سنہری ورثہ چھوڑتے ہوئے ماہِ رجب سنہ ۵۷۱ ھجری میں اس دارِ دنیا سے دارِ آخرت کی طرف کوچ کر گیا، قطب نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، سلطان وقت صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ بھی اس میں شریک ہوئے، دمشق کے باب الصغیر کے قبرستان میں اپنے والد محترم کی قبر کے ساتھ مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ راحت وآرام اور مغفرت کا اونچا مقام نصیب فرمائے۔

آپ کی تالیفات میں سے ایک مختصر سی تالیف: ''**ذم من لا یعمل بعلمہ**'' ہے، اس میں آپ نے اٹھارہ احادیث وآثار وغیرہ ذکر فرمائے ہیں جن بنیادی سبق یہ ہے کہ انسان کو اپنے علم پر عمل کرنا چاہئے اور جو عالم اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ اپنا بہت بڑا نقصان کرتا ہے۔ یہ رسالہ دمشق کے طباعتی ادارہ: دارالمامون للتراث سے شیخ احمد البزرۃ کی تحقیق وتخریج کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ راقم اسی مختصر رسالے کو سامنے رکھ کر ایک دو مکرر احادیث اور اسناد کو چھوڑ کر یہ ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے، اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور اس کے پڑھنے والوں کو بھی اس سے عبرت لینے کی توفیق عطاء فرمائے۔

لیجئے! اصل کتاب میں مذکور احادیث وآثار کا ترجمہ شروع ہوتا ہے!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) حضرت ابو برزہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتزول قدما عبد یوم القیامة حتیٰ یسئل عن اربع: عن ماله مم اکتسبه؟ و فیم انفقه؟ وعن علمه، ماصنع فیه؟ و عن شبابه، فیم ابلاه؟ و عن عمره، فیم افناه؟

ترجمہ: قیامت والے دن کسی بندے کے قدم اپنی جگہ سے نہیں ہلیں گے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے: اس کے مال کے بارے میں کہ وہ مال کہاں سے کمایا تھا اور کہاں خرچ کیا؟ اس کے علم کے بارے میں کہ اس علم کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کہاں خرچ کیا؟ اور اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں فناء کردیا؟

(۲) حضرت ابو اُمامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رب عابد جاهل و رب عالم فاجر فاحذروا الجهال من العباد و الفجار من العلماء فان اولئک فتنة الفتناء

ترجمہ: بہت سے عبادت گزار جاہل ہوتے ہیں اور بہت سے عالم بدکار (بے عمل) ہوتے ہیں، اس لیے تم جاہل عبادت گزاروں سے بھی بچ کر رہو اور بدکار علماء سے بھی بچ کر رہو کیوں کہ یہ تو فتنوں کی جڑ ہوتے ہیں

(۳) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اشد الناس عذابا یوم القیامة: عالم لم ینفعه(وفی طریق آخر) لاینفعه الله عز وجل بعلمه

ترجمہ: قیامت والے دن لوگوں میں سب سے سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جسے اس کے علم نے کوئی نفع نہ دیا (جبکہ اسی حدیث کی ایک دوسری روایت کے آخر میں یہ لفظ ہے کہ) اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے کوئی نفع نہیں پہنچایا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محض علم حاصل کرلینا کافی نہیں بلکہ نفع بخش علم حاصل کرنا چاہئے اور پھر خود بھی اس علم سے نفع اٹھانا چاہئے اور وہ نفع یہی ہے کہ علم دین کے تقاضوں کے مطابق عمل کیا جائے اور اس کے لئے اللہ تعالی سے دعاء مانگتا رہے۔

(۴) حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ویل لمن لایعلم و ویل لمن علم ثم لم یعمل

ترجمہ: ہلاکت ہے اُس شخص کے لیے جو علم حاصل نہیں کرتا اور ہلاکت ہے اُس شخص کے لیے بھی جو علم حاصل کرتا ہے مگر عمل نہیں کرتا

(۵) حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی نازل کردہ کتابوں میں سے ایک کسی کتاب میں یا اپنے انبیاء میں سے کسی نبی کو یہ وحی بھیجی تھی کہ:

قل للذين يتفقهون لغيرالدين و يتعلمون لغيرالعمل و يطلبون الدنيا بعمل الآخرة يلبسون للناس مسوک الكبائس قلوبهم كقلوب الذئاب، السنتهم احلى من العسل، و قلوبهم امر من الصبر، اياى يخدعون، او بى يستهزء ون ، فبى حلفت لاتيحن لهم فتنة تدع الحليم حيران

ترجمہ:۔ اُن لوگوں سے کہہ دیجئے: جو دین کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے سمجھ بوجھ حاصل کرتے ہیں، عمل کے بجائے کسی اور مقصد کے لیے علم حاصل کرتے ہیں اور آخرت کے اعمال سے دنیا طلب کرتے ہیں، لوگوں کو دکھاوے کے لیے عمدہ لباس پہنتے ہیں حالانکہ ان کے دل بھیڑیوں جیسے ہیں، اُن کی زبان شہد سے زیادہ میٹھی ہوتی ہے جبکہ اُن کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوتے ہیں، تو کیا یہ لوگ مجھے دھوکہ دے رہے ہیں؟ یا میرے ساتھ مذاق کررہے ہیں؟ چنانچہ میں اپنی ذات کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ انہیں ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا کہ اچھا خاصا بُردبار انسان بھی حیران رہ جائے گا

(٦) حضرت جُندُب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مثل العالم الذى يعلم الناس الخير وينسى نفسه كمثل السراج يضىء للناس و يحرق نفسه

ترجمہ: اُس عالم کی مثال جو لوگوں کو خیر کی باتیں سکھلاتا ہے مگر خود کو بھلائے رکھتا ہے، اُس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو تو روشنی دیتا ہے جبکہ اپنے آپ کو جلاتا رہتا ہے

(۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله يعافى الاميين يوم القيامة ما لايعافى العلماء

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اَن پڑھ لوگوں کے حق میں ایسی بہت سی چیزیں معاف کردیں گے جو علماء کے حق میں معاف نہیں فرمائیں گے

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بہت سی ایسی کوتاہیاں جن سے ان پڑھ لوگوں ناواقف تھے تو ان کی ناواقفیت کی وجہ سے ان کی وہ کوتاہیاں معاف کردی جائیں گی جب کہ اہل علم کے حق میں ان چیزوں پر پکڑ ہوگی کہ تمہیں تو یہ باتیں معلوم تھیں پھر تم نے ان چیزوں میں اپنے علم کے مطابق معاملہ کیوں نہیں کیا؟

(۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خيار امتى علمائو ها و خيار علمائها رحمائوها، الا و ان الله يغفر للجاهل اربعين ذنبا قبل ان يغفر للعالم ذنبا واحدا ، الا و ان العالم الرحيم يجىء يوم القيامة وان نوره قد اضاء يمشى فيه مابين المشرق والمغرب كما يسرى الكوكب الدرى

ترجمہ: میری امت کے بہترین لوگ علماء ہیں اور ان علماء میں رحم دِل شفیق اہل علم سب سے بہتر ہیں۔ یہ بھی غور سے سن لو! بے شک اللہ تعالیٰ کسی عالم کا ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے جاہل کے چالیس گناہ معاف فرمادیتے ہیں اور یہ بھی سن لو! رحم دل عالم جب قیامت والے دن آئے گا تو اس کا نور اتنا

چمک رہا ہوگا جیسا کہ مشرق ومغرب کا درمیانی فاصلہ ہے اور یہ عالم اس نور میں ایسے چل رہا ہوگا جیسے رات کے وقت روشن ستارہ چمکتا ہوا اپنا سفر طے کرتا ہے۔

(۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان فی جهنم رحی تطحن علماء السوء طحنا

ترجمہ: جہنم میں ایک ایسی چکی ہے جو علماءِ سوء کو پیس کر رکھ دے گی

(۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اطلع قوم من اهل الجنة علی قوم من اهل النار فقالوا: بم دخلتم النار وانما دخلنا الجنة بتعليمكم؟ قالوا: انا كنا نأمركم و لانفعل

ترجمہ: جنت کے کچھ لوگ، جہنم کے کچھ لوگوں کو دیکھ کر کہیں گے: تم جہنم میں کیوں کر چلے گئے؟ حالانکہ ہم تو تمہاری دی ہوئی تعلیم ہی کی بدولت جنت میں داخل ہوئے ہیں؟ تو وہ کہیں گے: بات یہ ہے کہ ہم تمہیں تو (نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کا) حکم دیتے تھے مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

(۱۱) حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا کرتے تھے:

هتف العلم بالعمل فان اجابه و الاارتحل

ترجمہ: علم، عمل کو پکار کر اپنے بلاتا ہے، چنانچہ اگر وہ اس کے پاس آجائے (تو یہ علم اور عمل اسی شخص کے پاس رہ جاتے ہیں) وگرنہ وہ علم بھی وہاں سے کوچ کر جاتا ہے

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ علم کو محفوظ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے، جس علم پر عمل کرلیا وہ محفوظ ہو گیا، وگرنہ آہستہ آہستہ وہ علم ہی صاحب علم سے کھسک جاتا ہے۔

(۱۲) مطر الوراق رحمہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی کے پاس گئے اور ان سے پوچھا: اے ابوسعید! ایک عورت نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اس کا شوہر آ گیا تو اس کی آمد کے دن سے پورا ایک مہینہ روزے رکھے گی، اب اس کا شوہر رمضان کی پہلی تاریخ کو گھر آ گیا تو وہ عورت کیا کرے؟ (یعنی یہی رمضان کے روزے اس کی نذر کی طرف سے بھی کفایت کر جائیں گے یا نہیں؟) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: وہ عورت رمضان کے روزے رکھے، اس سے اس کی نذر بھی پوری ہو جائے گی۔ مطر الوراق نے کہا: کچھ فقہاء تو اس کے خلاف جواب دیتے ہیں! اس پر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: تجھے تیری ماں گم کرے کیا تو نے کسی فقیہ کو کبھی دیکھا بھی ہے؟ اور کیا تو جانتا بھی ہے کہ فقیہ کہتے کسے ہیں؟ پھر فرمایا:

الفقیه: الورع، الزاھد، الذی لایھمز من فوقه، لایتضجر بمن ھو اسفل منه، و لایاخذ علی علم علمه الله حطاما

فقیہ تو وہ ہے: جو متقی ہو، دنیا سے بے رغبتی رکھتا ہو، اپنے سے بلند مرتبہ کی غیبت نہ کرتا ہو، اپنے سے کم مرتبہ کو جھڑکتا اوران سے اُکتا تا نہ ہواور اللہ تعالیٰ نے اسے جو علم دیا ہے اس پر دنیاوی مفادات کا سودا نہ کرتا ہو

(۱۳) حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

العلم حسن لمن عمل به و من لم یعمل یعنی به مااضره. وقال: ھذه حجج، او قال ھذه حجة یعنی علیٰ من علم

ترجمہ: اُس شخص کے لیے علم بہت اچھی چیز ہے جو اس پر عمل کرے اور جو اس پر عمل نہ کرے اس کے لیے بڑا ہی نقصان دہ ہے اور یہی علم اس کے خلاف حجت بنے گا

(۱۴) حضرت یعقوب بن سواک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

من کلام المسیح علیه السلام : من علم وعمل وعلم فذاک یدعیٰ عظیما فی ملکوت السماوات

ترجمہ:۔حضرت عیسی علیہ السلام کے کلمات میں سے (ایک حکمت بھری بات) یہ ہے کہ: جو شخص علم حاصل کرے، اس پر عمل کرے اور وہ علم دوسروں کو سکھائے تو ایسا شخص آسمانوں میں بڑی عظمت کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے

(۱۵) آخر میں علم پر عمل کی ضرورت اور فوائد کے موضوع پر مفید اور موثر چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

اعمل بعلمک تغنم ایھا الرجل

لاینفع العلم ان لم یحسن العمل

والعلم زین وتقوی الله زینته

والمتقون لھم فی علمھم شغل

وحجة الله یاذا العلم بالغة

لا المکر ینفع فیھا ولاالحیل

تعلم العلم مااستطعت به

لایلھینک عنه اللھو والجذل

وعلم الناس واقصد نفعھم ابدا

ایاک ایاک ان یعتادک الملل

وعظ اخاک برفق عند زلته

فالرفق یعطف من یعتاده الزلل

وان تکن بین قوم لاخلاق لھم

فامر عليهم بمعروف اذاجهلوا

فان عصوک فراجعهم بلاضجر

واصبر وصابر ولایحزنک مافعلوا

فکل شاة برجليها معلقة

علیک نفسک ان جاروا وان عدلوا

ترجمہ:اے انسان! اپنے علم پر عمل کر،اس سے تجھے فائدہ پہنچے گا،اگر اچھا عمل نہ کیا جائے تو علم کوئی نفع نہیں دیتا،علم خود ایک قابل فخر چیز ہے مگر تقویٰ اس علم کی بھی زینت ہے (یعنی تقوی کے بغیر علم کی زیب وزینت ختم ہو جاتی ہے) متقی لوگ اپنے علم پر عمل میں مشغول رہتے ہیں۔

اے صاحب علم! اللہ تعالی کی حجت تو پوری ہو کر رہتی ہے اور پھر کوئی مکروفریب اور حیلہ بازی کام نہیں آتی۔

علم حاصل کرو! اور جتنا ہو سکے اس پر عمل کرتے رہو، اور خیال رکھ کہ کہیں کھیل کود یا ہنسی مذاق تمہیں غفلت میں مبتلا نہ کردے۔لوگوں کو علم سکھاو اور ہمیشہ انہیں نفع پہنچانے کی کوشش کرو اور خبردار! کبھی اکتاہٹ کو اپنے قریب نہ آنے دینا۔

اپنے بھائی کو غلطی پر نرمی کے ساتھ نصیحت کرتے رہو کیوں کہ جو شخص غلطیوں کا شکار ہو چکا ہو تو آپ کی نرم مزاجی اسے آپ کی طرف مائل کردے گی۔

اگر تم ایسے لوگوں کو درمیان چلے جاؤ جن کے ہاں کوئی بھلائی اور علم نہ ہو تو انہیں نیکی کی حکم اور ترغیب دیتے رہو، پھر اگر وہ تمہاری بات نہ مانیں تو تم پھر بھی اکتائے بغیر بار بار انہیں نیکی کی طرف بلاتے رہو، اس معاملے میں صبر سے کام لے کر ڈٹے رہو اور ان کے کردار سے غم مت کھاؤ، کیوں کہ ہر بکری کی ٹانگوں میں رسی پڑی ہوئی ہے (یعنی ہر انسان کے اپنے اعمال ہیں اور اسی کے مطابق اس کا نامہ اعمال تیار ہو رہا ہے) پس اگر وہ ظلم کریں یا تمہارے ساتھ عدل وانصاف سے پیش آئیں تو تم اپنے نفس اور اپنے اعمال کی فکر میں لگے رہو!!!

ازمترجم: آج بتاریخ: ۲۰ شوال المکرّم ۱۴۳۵ ھجری ایک ہی مجلس میں حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی کے تالیف: ''ذم من لا یعمل بعلمه'' کا ترجمہ قدرے تلخیص کے ساتھ مکمل ہوا

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوہ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی آل کل الیٰ یوم الدین